

مختور دہلوی

(1901-1956)

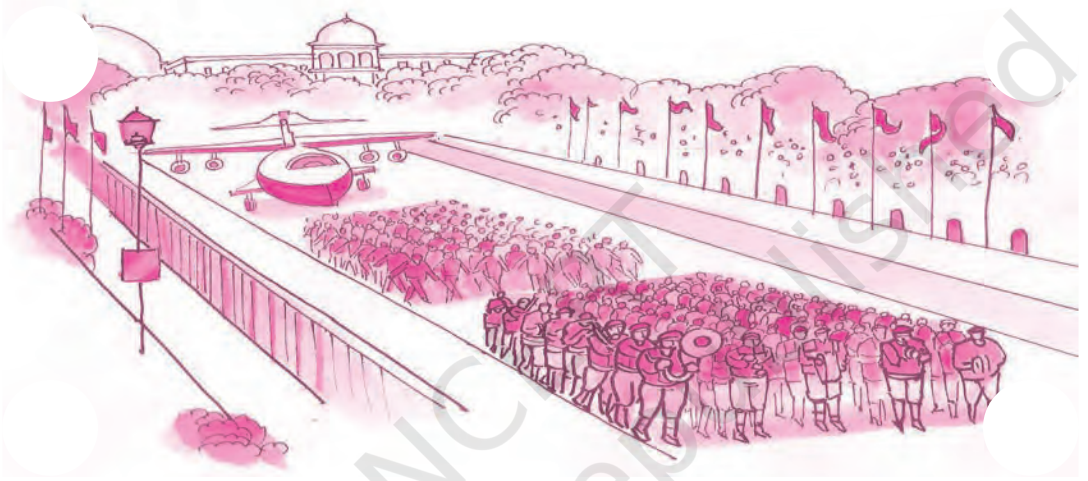
مختور دہلوی کا نام فضل الہی تھا، دہلی میں پیدا ہوئے۔ وہ بنجود دہلوی کے شاگرد تھے۔ مختور دہلوی کو بچپن ہی سے سخت حالات کا سامنا کرنا پڑا مگر مزاج میں قناعت تھی اس لیے سب کچھ خاموشی سے برداشت کرتے رہے۔ حالات نے انہیں دہلی سے پٹودی پہنچا دیا، جہاں وہ نواب محمد افتخار علی خاں والی ریاست پٹودی کے ملازم ہو گئے۔ ان کی زندگی کا بڑا وقت اسی ملازمت میں گزرا۔ 1947 میں پھر دہلی آ گئے۔

مختور دہلوی کا اصل میدان غزل ہے۔ ان کے کلام میں رندی و سرمستی کی فضا ہے۔ ان کے کلام میں سادگی، سلاست اور روانی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے غزل کے علاوہ کچھ نظمیں بھی کہی ہیں۔ مختور کا کلام 'کلیات مختور' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

جشن آزادی



5188CH20



چمن میں بلبلیں ہر سمت چچھاتی ہیں
فضائیں نغمہ دل کش ہمیں سناتی ہیں
ہوائیں آج ترانے خوشی کے گاتی ہیں
کھلے ہیں پھول بھی، کلیاں بھی مسکراتی ہیں
بہار آئی ہے دیکھو بہار آئی ہے

نشاط و عیش کا آئینہ دار آہی گیا
وہ زندگی کے چمن پر نکھار آہی گیا
وہ جس کے آنے کا تھا انتظار آہی گیا
وہ جھوم جھوم کے ابر بہار آہی گیا
بہار آئی ہے دیکھو بہار آئی ہے

جو غم کے ساتھ تھی مہمان، وہ برات گئی
 جو دن کو رات بناتی رہی، وہ رات گئی
 ہجوم یاس گیا تلخی حیات گئی
 جھکے نہ غیر کے آگے، نہ اپنی بات گئی

بہار آئی ہے دیکھو بہار آئی ہے

چمک رہے ہیں ستارے، چراغ جل تو چکے
 اندھیری رات کے سایے تمام ڈھل تو چکے
 کھلے ہیں پھول، فضاؤں کے رخ بدل تو چکے
 کھٹک رہے تھے جو کانٹے وہ سب نکل تو چکے

بہار آئی ہے دیکھو بہار آئی ہے

اُٹھاؤ سازِ طرب، زندگی کی بات کرو
 اَلَم کو دل سے بھلاؤ، خوشی کی بات کرو
 اندھیرا جاچکا، اب روشنی کی بات کرو
 چمن میں پھول کھلاؤ، کلی کی بات کرو

بہار آئی ہے دیکھو بہار آئی ہے

بنا ہے زینتِ دستورِ جشنِ آزادی
 ہے چشمِ شوق کو منظورِ جشنِ آزادی
 ہوا ہوں دیکھ کے مسرورِ جشنِ آزادی
 نظرِ نواز ہے مخمورِ جشنِ آزادی

بہار آئی ہے دیکھو بہار آئی ہے

مشق

سوالات

- 1- نظم کے پہلے بند میں شاعر نے کیا منظر پیش کیا ہے؟
- 2- ”نشاط و عیش کا آئینہ دار آہی گیا“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
- 3- ”اندھیرا جا چکا، اب روشنی کی بات کرو“ یہاں اندھیرا اور روشنی کن چیزوں کی علامت ہیں؟
- 4- نظم کے آخری بند میں شاعر نے جشن آزادی سے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا ہے؟